11890- مسلمانوں کے لیے کفار کی قبروں کی زیارت کرنے کا حکم

سوال

مسلمانوں کے لیے کفار کی قبروں کی زیارت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر مرنے والے شخص کی قبر کی زیارت کرنی صرف عبرت حاصل کرنے کے لیے جائز ہے .

اس کی دلیل ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو رونے لگے اور آپ کے ارد گرد والے لوگوں کو بھی رلا دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میں نے اپنے رب سے والدہ کی بخشش کے لیے دعا کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہ دی گئی، اور میں نے اللہ تعالی سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالی نے مجھے اجازت دے دی، لھذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ تمہیں موت کو یاد کراتی ہے "

اسے مسلم (65/3) اور ابوداود (72/2) سنن نسائی (286/1) اور ابن ماجۃ اور حاکم، اور بیھقی اور احمد نے روایت کیا ہے .

اور اسی طرح بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ :

" ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے .

اور ایک روایت میں ہے کہ :

" غزوہ فتح مکہ کے سفر میں تھے ، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک جگہ پڑاو کیا اور ہم ان کے ساتھ تقریبا ایک ہزار سوار تھے ، تو وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے کھڑے ہو کر کہا :

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا ہوا (رو کیوں رہے ہیں) ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی استغفار کے لیے دعا کرنے کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالی نے مجھے اجازت نہ دی ، تو آگ کی بنا پر اپنی والدہ پر بطور شفقت اور رحمت میری آنکھوں میں آنسو آگئے ، اور میں نے اپنے رب سے اس کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دے دی گئی ، بلاشبہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا ، تو ان کی زیارت کیا کرو، ان کی زیارت کرنا تمہیں خیر و بھلائی میں زیادہ کرے گی "

مسند احمد(5/355–359)اور ابن ابی شیبۃ(4/139)اور ابن حبان، اور حاکم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے، اور دوسرے زیادہ الفاظ حاکم کے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ : (یہ حدیث صحیح اور شیخین، یعنی بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے)

اور امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور وہ اسی طرح ہے جیسا کہ انہوں نے کہا ہے، اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے مختصرا روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب کوئی شخص کافر کی قبر کی زیارت کرے تو اس پر سلام نہ پڑھے اور نہ ہی اس کے لیے دعا کرے، بلکہ اسے آگ میں جانے کی نوید سنائے.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

سعد بن ابووقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا :

میرا باپ صلہ رحمی کیا کرتا تھا، اور یہ یہ کام کیا کرتا تھا، لھذا وہ کہاں ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آگ میں" ایسے محسوس ہوا کہ اس اعرابی نے اس سے کچھ محسوس کیا تو عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا والد کہاں ہے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جہاں بھی جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرو تو اسے آگ میں جانے کی خوشخبری اور نوید سنایا کرو"

راوی کہتے ہیں کہ وہ اعرابی مسلمان ہوگیا، اور بعد میں کہنے لگا : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تھکا دینے والی چیز کا مکلف کیا ہے !جس کافر کی قبر کے پاس سے بھی گزرو اسے آگ کی نوید سناؤ"

اسے طبرانی نے المعجم الکبیر(1/191) میں اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ(588) اور الضیاء المقدسی نے الاحادیث المختارۃ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور الھیثمی رحمہ اللہ تعالی(1/117–118)کہتے ہیں : اسے بزار اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح ہیں.

اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث بھی ہے.جس میں ہے کہ :

"جب تم اہل جاہلیت میں سے اپنی اور ہماری قبروں کے پاس سے گزرو تو انہیں بتاؤ کہ وہ جہنمی ہیں"

اسے ابن سنی نے الیوم واللیلۃ میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں یحیی بن یمان ہے جو محمد بن عمر سے سیئ الحفظ ہے، اور میں اس سے عن ابی سلمہ کا علم نہیں رکھتا، لیکن ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہ ابن عمرو عین کے فتح اور میم پر جزم اور راء کے بعد واو کے ساتھ ہے، طباعت میں حرف واو ساقط ہوچکا ہے، اور یہ حسن الحدیث ہے.